بِنْدِ النَّهِ الرَّحْمُ النَّهِ الرَّحْمُ النَّحْمُ النَّهِ النَّهِ النَّهِ النَّهُ النَّهُ النَّهُ النَّهُ ال

أَلحَمْدُ لله رَبِّ العَالَمِينَ وَالصَّلاَّةُ وَالسَّلاَمُ عَلَى خَاتَمِ الأَنْبِياءِ وَالمُرْسَلِينَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلَى الله وَصَحْبِه اَجمَعِين، وَبَعْدُ:

088: سورة الغاشيه كي مخضر تفسير

تفسیر جزءعم کادرس جاری ہے آج کی نشست میں سور ۃ الغاشیہ کی مختصر تفسیر۔

سور ۃ الغاشیہ کمی سور ۃ ہے اور اس کی چیبیس (26) آیتیں ہیں اس سور ۃ کابنیاد می پیغام آخرت پر ایمان ہے ، قیامت کے دن کی ہولنا کیاں ، جنت اور دوزخ کی خبر اوران پر غور و فکر کی دعوت۔

اَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

ارشاد باری تعالی ہے:

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم

﴿ هَلَ ٱللَّهِ حَدِيثُ الْعَاشِيّةِ ﴾ (كياتمهارے پاس ڈھانپنے والی یعنی قیامت کی بات پہنچی اے میرے پیارے پیغمبر صلی الله علیہ وآلہ وسلم!)

﴿وُجُولًا يَّوْمَبِنٍ خَاشِعَةً ﴾ ﴿ كَتَنْ بِي منه أس دن ذليل اور عاجز بمول كَي

﴿عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ ﴾ (عمل كرنے والے مشقت أثفانے والے)

﴿ تَصْلِي نَارًا حَامِيَةً ﴾ (و كمتى موئى آگ ميں داخل موں كے)

﴿ تُسْفَى مِنْ عَيْنِ انِيَةٍ ﴿ وَاللَّهُ كُولَتِهِ مِنْ عَيْنِ انِيَةٍ ﴾ (ايك كھولتے ہوئے جشمے سے پانی پلائے جائیں گے)

﴿لَيْسَ لَهُمْ طَعَامٌ إِلَّا مِنْ ضَرِيْعِ ﴾ ﴿ نه أن كے ليے كھانا ، و كا مكر كانے دار كھاس سے)

﴿لَّا يُسْمِنُ وَلَا يُغْنِيْ مِنْ جُوْعٍ ﴾ (جونه موٹاكرے گينه بھوك سے بنياز كرے گي)

﴿وُجُوْلًا يَوْمَبِنِ تَاعِمَةً ﴿ ﴾ (كتنے ہى منه أس دن تروتازه ہول ك)

﴿لِّسَعْيِهَا رَاضِيَّةٌ ﴾ (ا بني كوشش يعني كمائي سے خوش خوش ہوں گے راضي ہوں گے)

﴿فِي جَنَّةٍ عَالِيَةٍ فَ ﴿ لِلنَّهُ بِاغْ مِينَ }

﴿ لَّا تَسْبَعُ فِيْهَا لَا غِيَّةً إِنَّ ﴾ (أس ميں وہ نہ سنيں گے بيہورہ بكواس)

www.AshabulHadith.com Page 1 of 21

﴿فِينَهَا عَنْيٌ جَارِيَّةٌ ١٠ ﴿ (أُس مِينَ اللَّهِ بَهْمَا مُواجْشُمه ٢٠)

﴿ فِينَهَا سُرُرٌ مَّرُ فُوْعَةٌ شَ ﴾ (أس مين او نچ او نچ تخت بين)

﴿وَّا كُوَابٌ مَّوْضُوْعَةٌ ﴿ (اور آ بَخُور عِينِهُ مُوعُ)

﴿وَّ مَكَارِقُ مَصْفُونَ فَةً ﴿ (اور غالِيجِ برابر بجي مونے)

﴿وَّزَرَانِيُّ مَبْثُوْ ثَتَةً ﴾ (اور گدے بھرے ہوئے (یا قالین بھرے ہوئے بچے ہوئے))

﴿ اَفَلَا يَنْظُرُونَ إِلَى الْإِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ ﷺ (كياوه نهيں ديكھتے اُونٹ كى طرف (يااُنٹوں كى طرف) كه وه كيسے پيدا كيے گئے)

﴿ وَإِلِّي السَّمَاءِ كَيْفَ رُفِعَتْ ﴿ اور آسان كَى طرف كيم بلند كياليا)

﴿ وَإِلَى الْجِبَالِ كَيْفَ نُصِبَتُ ﴾ (اور بہاڑ کی طرف کیسے نصب کیے گئے)

﴿ وَإِلَى الْأَرْضِ كَيْفَ سُطِحَتْ أَنَّ ﴾ (اورزمین کی طرف کیسے بچھائی گئی)

﴿ فَنَ كِنْ الْهِمْ أَأَنُكَ مُنَا كِرُ إِنْ ﴾ (بس آپ نصیحت کرتے رہیں آپ صرف نصیحت کرنے والے ہیں)

﴿لَسْتَ عَلَيْهِمْ مِمُصَيْطِرٍ ﴿ ﴾ (آپاُن پرداروغه نهين بين)

﴿ إِلَّا مَنْ تَوَلَّى وَ كَفَوَ إِنَّ مُرْجِسٍ نِي منه مور ااور كفر كيااور منكر ہو گيا)

﴿ فَيُعَنِّرُبُهُ اللَّهُ الْعَلَىٰ ابَ الْأَكْبَرَ ﴿ فَهُ اللَّهُ تَعَالَىٰ اسْ عَذَابِ دِ عَالِمَ اللَّهُ عَذَابِ اللَّهُ اللَّالَالَاللَّالَّاللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّالَةُ اللَّالَةُ

﴿إِنَّ إِلَيْنَا إِيَا مَهُمْ ﴿ إِن شَكَ أَنْهِين مِارى طرف لوثنا بي مِ)

﴿ ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا حِسَابَهُمْ فَ ﴾ (پرب شک ہم پرہے یعنی ہماراکام ہے اِن کا حساب لینا)۔

یہ عظیم سورۃ ہے چیبیں (26) آیتیں ہیں ، اللہ تعالی نے اس عظیم سورۃ کا آغاز سوال سے کیا: ﴿ هَلَ آئیكَ حَلِیْتُ وَ اللّٰهِ الللّٰهِ الللهِ اللهُ اللّٰهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللّٰهُ اللهُ الللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللّٰهُ الللهُ الللهُ الللهُ اللهُ اللهُ اللهُ الللهُ اللهُ اللهُ اللهُ الللهُ اللللهُ اللللهُ الللهُ اللهُ اللهُ اللهُ الللهُ الللهُ الللهُ اللهُ الللهُ الللهُ الللهُ الللهُ اللهُ اللهُ الللهُ اللهُ اللهُ الللهُ اللهُ اللهُ الللهُ الللهُ الللهُ اللهُ الللهُ الللهُ اللهُ الللهُ اللهُ اللهُ الللهُ الللهُ الللهُ اللهُ اللهُ اللللهُ اللللهُ الللهُ اللهُ الللهُ الللهُ اللهُ اللهُ الللهُ اللهُ الللهُ اللهُ اللهُ الللهُ اللهُ اللهُ اللهُ الللهُ اللللهُ اللللهُ اللللهُ اللللهُ اللللهُ اللللهُ اللللهُ اللللهُ اللللهُ الللهُ الللهُ الللهُ الللهُ اللللهُ الللللهُ اللللهُ الللللهُ اللللهُ اللللهُ اللللهُ اللللهُ اللللهُ الللهُ اللللهُ اللللهُ اللللهُ ا

www.AshabulHadith.com Page 2 of 22

الله تعالی کا کلام ہے قرآن مجید سب سے عظیم کلام ہے سب سے سچاکلام ہے ،ایک ایک لفظ میں نور ہے ایک ایک لفظ میں کمال ہے۔

دل میں شوق پیدا ہوتا ہے اور دوسر امقصدیہ ہے کہ جس چیز کی خبر کے بارے میں سوال کیا جار ہاہے اُس چیز کی عظمت کا بیان ہے کیونکہ عظیم چیز ہے کوئی عام معمولی چیز نہیں ہے ، تودل سے سننا ہے اور اس کی عظمت کو جاننا ہے۔

کس چیز کے بارے میں سوال ہے؟ ﴿ الْغَاشِيبَةِ ﴾: غاشيه کياہے؟ ڈھانپنے والی؛اور ڈھانپنے والی سے مر اد غاشيہ سے مراد "يوم القيامہ" قيامت کے دن۔

قیامت کے دن کے مختلف نام ہیں قرآن مجید میں: غاشیہ ہے،القارعہ ہے،الحاقہ ہے،یوم الحساب ہے،یوم التّناد ہے،یوم التغابن ہے، مختلف نام ہیں اور یہ نام اس لیے ہیں کہ بیرسب سے آخری دن ہے اور سب سے لمباد ن ہے بچپاس ہزار سال کادن ہے،اس دن کی الیم ہولنا کیاں ہیں کہ دیکھنے والاد کیھنہ پائے گاشنے والاسُن نہ پائے گا،دلوں کو ہلاد بینے والی گھڑی ہے۔

ہم دنیا میں دیکھتے ہیں ہماری نظر آسان پر پڑتی ہے کھلا ہواسیاہ آسان ہے، سورج ہے چاند ہے آسان کے تارہے ہیں، پھر جب نظر تھوڑی سی زمین کی طرف آتی ہے پھر پہاڑ نظر آتے ہیں سب سے بڑے؛ پہاڑ ہیں پھر یہ درند ہیں پر ند ہیں، یہ زمین ہے یہ سمندر ہے، یہ انسان ہے، ایک دن آئے گا بچھ بھی باقی نہیں بچے گا، قیامت کے دن ہر بندے کی بگڑی ہوئی حالت ہوگی خراب حالت ہوگی غشی طاری ہوگی کیونکہ ڈھانینے والی نے ڈھانے لیا ہے۔

آسان بعث جائكًا: ﴿إِذَا السَّمَاءُ انْفَطَرَتْ أَ﴾ (الانفطار:1) ، ﴿إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ أَ﴾ (الانشقاق: 1) -

سورج بنور موجائ كا: ﴿إِذَا الشَّهُسُ كُوِّرَتُ لَ ﴾ (التكوير: 1)-

آسان کے تارے بے نور ہو جائیں گے طرا جائیں گے آپس میں اُن کا خاتمہ ہو جائے گا: ﴿وَإِذَا النَّجُوَ مُر انْكَلَارَتُ ﴿ ﴾ (التكويد: 2)-

آسان کابیہ خوبصورت چاند گرئن پڑجائے گااوراس کوسورج کے ساتھ ملادیا جائے گا: ﴿وَخَسَفَ الْقَهَرُ ﴿ وَ جُمِعَ الشَّهُسُ وَالْقَهَرُ ﴾ (القیامة: 8-9)۔

پہاڑ چلادیئے جائیں گے: ﴿وَإِذَا الَّحِبَالُ سُیِّرَتُ ﴾ (التكویر: 3)؛ دوسری آیت کریمہ میں: ﴿كَالْعِهْنِ الْهَنْفُوشِ ۞﴾ أون كي طرح أَرْتِ رہیں گے اُس جائیں گے (القارعة: 5)۔

www.AshabulHadith.com Page 3 of 21

يەزىين پهك جائ گىزلزك پرزلزلد آجائ گا: ﴿إِذَا زُلْزِلَتِ الْآرُضُ زِلْزَالَهَا ﴿ وَاَخْرَجَتِ الْآرُضُ اَثْقَالَهَا ﴿ وَقَالَ الْإِنْسَانُ مَالَهَا ﴾ (الزلزلة: 1-3)-

يه سمندراً بل جائيں گے: ﴿ وَإِذَا الَّهِ حَارُ سُجِّرَتُ ﴾ (التكوير: 6)-

يدورنداور برند: ﴿وَإِذَا الْوُحُوشُ حُشِرَتُ ٥ ﴿ حَرْرُ كُروياجائ كا(التكوير: 5)-

اور يه بي چارا انسان ہمارى حالت ايساخوف طارى ہو جائے گاكه دل حلق تك پيني جائيں گے: ﴿يَوْمَد يَكُونُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْهَبْثُوْثِ ﴾: ﴿ كَالْفَرَاشِ الْهَبْثُوْثِ ﴾: بھوسے كى طرح (القارعة: 4)۔

يه غاشيه إلله تعالى مم سب بررحم فرمائ: ﴿ هَلْ آلْتُكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ أَ ﴾ -

اور پھر جب دوسر اصور پھو نکاجائے گابیانسان دوبارہ زندہ ہو جائے گااوراس دن کادوسرامر حلہ شروع ہو جائے گاجواس سے بھی زیادہ خو فناک اور خطر ناک ہے: زمین نہیں رہے گی، آسان بی آسان نہیں رہے گا، انسان دوبارہ زندہ ہو گا برہنہ بدن جسم کے مکمل حصول کے ساتھ اپنے بینے میں ڈوب رہا ہو گا: '' مُحفّاۃ'' (پاؤل میں جوتی نہیں) '' مُحراۃ'' (ننگے، برہنہ بدن)'' مُحزُلًا'' (جسم کے مکمل حصول کے ساتھ)۔

سورج ایک میل کے فاصلے پر ہو جائے گا اور یہ سورج نہیں ہو گا کیونکہ انسان کی جسامت یہ نہیں رہے گی، کوئی سایہ نہیں ہو گا سوائے اللہ تعالیٰ کے عرش کے سائے کے ، نفسانفسی کا عالم ہو گا چینے و پکار ہو گی ، ایک وقت آئے گا کہ غشی سب پر طاری ہوگ خاموشی طاری ہوگی۔

پھر وقت آئے گاکہ لوگ دوڑیں گے اپنی جگہ سے: ﴿ يَوْ مَر يَفِرُ الْمَرْءُ مِنَ آخِيْهِ ﴾ وَاَبِيْهِ ﴾ وَمَاحِبَتِه وَبَنِيْهِ ﴾ وجس: 37): ہر بندہ اپنی میں پڑا ہے کسی کو کسی کی بھی خبر نہیں ہے، نہ والدین کو اولاد کی ہے نہ خاوند کو بھی ہے نہ بیوی کو خاوند کی ہے نہ اولاد کو والدین کی ہے، نہ بھائی کو بھائی کی ہے نہ دوست کو دوست کی ہے، نہ بھائی کو بھائی کی ہے نہ دوست کو دوست کی ہے، نہ بھائی کو بھائی کی ہے نہ دوست کی ہے، نہ بھائی کو بھائی کی ہے نہ دوست کو دوست کی ہے، نہ بھائی کو بھائی کی ہے نہ دوست کی ہے، کسی کی خبر نہیں ہے۔ اور بید دن پچاس ہزار سال کا دن ہوگا حساب نہیں شروع ہوگا جب تک کہ اللہ تعالیٰ کے بیارے پیغیمر علیہ الصلاۃ والسلام شفاعت نہیں کریں گے "الشفاعة الکبریٰ" سب سے بڑی شفاعت کہ بید ڈھانپ دینے والی گھڑی بیارے پغیمر علیہ الصلاۃ والسلام شفاعت نہیں کریں گے "الشفاعة الکبریٰ" سب سے بڑی شفاعت ہوگی پھر حساب شروع ہوگا کھرا یک اور مرحلہ شروع ہوجائے گا قیامت کا۔

www.AshabulHadith.com Page 4 of 21

الغرض؛ الغاشيه كی ہولنا كياں اور اس كی جو خبر ہمیں قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے بیان فرمائی ہے واللہ دل والوں كے دل توہل جاتے ہیں! اور بید دنیا چھوٹی سی نظر آتی ہے، دنیا كی رنگینیاں بیہ خوشیاں بیہ مسرت سب دنگ رہ جاتے ہیں!

اس دن میں لوگوں کی دونشمیں ہیں، قیامت کے دن لوگ دو حصوں میں تقسیم ہو جائیں گے: پہلی قسم کے لوگ: ﴿وُجُوهُ الله مِنْ عَيْنٍ انِيَةٍ ﴿ لَيْسَ لَهُمْ طَعَامُ إِلَّا مِنْ عَيْنٍ انِيَةٍ ﴿ لَيْسَ لَهُمْ طَعَامُ إِلَّا مِنْ ضَرِيْحِ ﴾ تَمْ فَيْ فِي مِنْ عَيْنٍ انِيَةٍ ﴿ لَيْسَونُ وَلَا يُغْنِيُ مِنْ جُوْعٍ ﴾ : يہ پہلی قسم کے لوگ ہیں۔

﴿ وُ جُوْكُ ﴾: چہرے، منہ؛ کئی چہرے ہوں گے اور چہرے اس لیے کہ سب سے معزز چیز انسان کے جسم کی بیہ چہرہ ہے شرف وال چیز ہے عزت والا حصہ ہے جسم کااگر بیہ حصہ ذلیل ہو جائے تو پورا جسم ذلیل ہو جاتا ہے اگر بیہ حصہ معزز رہے شرف والارہے تو پورا جسم شرف والا ہی رہتا ہے معزز رہتا ہے اس لیے اللہ تعالی نے چہروں سے بات کا آغاز کیا حقیقت تو انسان ہی ہوگا نااکیلے چہرے تو نہیں وہاں پراُڈر ہے ہوں گے! انسان ہی ہوں گے جن کاذکر کیا جارہا ہے۔

﴿وُجُولًا يَّوْمَبِنٍ ﴾ (أس دن): يه كون سادن ہے؟ الغاشيه كادن ہے قيامت كادن ہے۔

﴿ <mark>خَاشِعَةٌ</mark> ﴾(ذلیل اور عاجز ہوں گے ، ذلیل ہوں گے): بعض ایسے لوگ ہوں گے جو اُس دن ذلیل ہوں گے ، چ_{ار}ے ذلیل ہیں تو دہ سب سے بڑے ذلیل ہیں۔

کیاذات ہے کیار سوائی ہے؟ کیوں ذلیل ہیں؟ ﴿ عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ ﴾: عمل کرنے والے مشقت اُٹھانے والے ہوں گے قیامت کے دن جہنم میں، عذاب ہو گا سکون نہیں ہو گا آرام نہیں ہو گا، جہنم میں گلوں میں طوق ہوں گے ہاتھوں میں ہتھکڑیاں ہوں گے، یاؤں میں بیڑیاں ہوں گے،اغلال میں جکڑے ہوں گے مشقت میں ہول گے۔

﴿تَصْلَى نَارًا حَامِيَةً ﴾: حالت كيا ہوگى؟ سكون نہيں ہوگا مشقت ہوگى۔ رہيں گے كہاں؟ ﴿تَصْلَى نَارًا حَامِيَةً ﴾ (جلتى ہوئى دہتی ہوئى دہتی ہوئى آگ میں داخل ہوں گے)؛ بيان كاٹھكانہ ہے بيان كے رہنے كى جگہ ہے۔

اور جہنم اللہ تعالیٰ کاسب سے بڑا عذاب ہے، کئی عذاب ہیں: دنیا میں کھی تکلیفیں ہیں عذاب ہیں، آخرت میں میدان محشر میں کئی تکلیفیں ہیں عذاب ہیں، آخرت میں میدان محشر میں کئی تکلیفیں ہیں عذاب ہیں، سب سے بڑا عذاب اللہ تعالیٰ کا جہنم ہے (اللہ تعالیٰ ہم سب پر رحم فرمائے اور ہم سب کو محفوظ فرمائے)۔
﴿نَارًا حَامِيَةً ﴾: نار آگ کو کہتے ہیں آگ ہمیشہ جلاتی ہے جلانے کے لیے ہوتی ہے جلتی ہی رہتی ہے، آگ بجھے تواسے نار نہیں کہتے آگ نہیں کہتے اُسے؛ یہ کیسی آگ ہے جو حامیہ ہے؟ (سبحان اللہ) یعنی ختم ہونے کا نام نہیں لے گی مسلسل جلتی رہے گ

www.Ashabul/Hadith.com Page 5 of 21

جلاتی رہے گی تکلیف دیتی رہے گی عذاب دیتی رہے گی ،اور دنیا جہاں کی ساری آگ ایک طرف کر دی جائے تو آخرت کی آگ کے سامنے اس کی کوئی حیثیت نہیں ہے ، اُنہتر (69) حصے (اُنہتر وال حصہ ہے) ، دنیا کی ساری آگ سارے جنگل جائیں ، پوری زمین پورا کر وارض پوری دنیا جل جائے جہنم کے سامنے اُس کی کوئی حیثیت نہیں ہے ،اگرستر حصے کر دیئے جائیں آگ کے تو اُنہتر حصے جو ہیں وہ جہنم کی آگ ہے ایک حصہ دنیا کی آگ ہے ،ساری دنیا کی آگ!

﴿ تُسْفَى مِنْ عَيْنِ انِيَةٍ ﴾: اب حالت كيسى ہوگى ؟ بے سكونى ہوگى مشقت ہوگى۔ رہیں گے كہاں ٹھكانہ كيا ہے؟ جہنم ہے ﴿ نَارًا حَامِيَةً ﴾۔

﴿ تَصْلَى ﴾: یعنی حچوڑے گی نہیں؛ صَلِی کہتے ہیں داخل ہونے کوالی جگہ پر جہاں سے کوئی نکل نہیں سکتا مسلسل اُسی عذاب میں اور یہ عذاب بیہ آگنے ہر طرف سے گھیر رکھاہے۔

﴿ تُسْفَى مِنْ عَيْنِ انِيَةٍ ﴾ : پيئ گے کياوہ وہاں پر؟ ٹھکانہ ہے تو کھانا پينا بھی توہو گا، توبينا کھانے سے پہلے ہے کيونکہ پياس پہلے لگتی ہے بہت شديد ہوتی ہے، انسان بھوک تو برداشت کر ہی لیتا ہے پياس برداشت نہيں ہوتی اس ليے پينے کا پہلے ذکر کيا ہے: ﴿ تُسْفَى ﴾ : مبنی مجھول ہے کہ پلائے جائیں گے بہ چہرے بہ لوگ؛ یعنی خود نہیں پیئ گے خود پینے کی طاقت نہیں رکھیں گے، اپنی مرضی سے بیا کرتے تھے؛ ﴿ تُسْفَى ﴾ : اُن کو پلا يا جائے گا: ﴿ مِنْ عَدُنٍ النِيةٍ ﴾ رکھولتے ہوئے چشمے سے پانی پلا يا جائے گا)۔ (اللہ تعالی ہم سب پر رحم فرمائے)۔

(۱) پہلی بات ہے کہ شدید پیاس ہوگی۔ (۲) دوسری بات ہے کہ پچھ پننے کو ملے گا نہیں۔ (۳) تیسری بات کہ جو ملے گا وہاں

تک اُن کی پہنچ نہیں۔ (۴) چو تھی بات جو ملا ہے وہ بھی عذاب ہے کہ شدید کھولتا ہوا پانی ہے۔ (۵) مانگیں گے پینے کی کوشش

کریں گے نہیں ملے گا۔ (۲) چھٹی بات ہے کہ جب اللہ تعالی چاہے گا اُن کو پلا یاجائے گا: ﴿ تُسْقَی مِنْ عَیْنِ انِیَةٍ ﴾۔

ایک تو آگ نے ہر طرف سے گھیر رکھا ہے ﴿ فَارًا حَامِیَةً ﴾: مشقت ہے ، اغلال میں جکڑے ہوئے ہیں مرضی سے کوئی

حرکت نہیں ہے ، مسلسل کام میں مشقت میں گے ہوئے ہیں؛ شدید پیاس کی حالت ہے ﴿ تُسْقَی مِنْ عَیْنِ انِیَةٍ ﴾۔

پانی کیسا ہو گا؟ جب قریب آئے گا چرے جل جائیں گے ﴿ یَشُوی الْوُجُوٰ کَا ﴾ (الکھف: 29)؛ چرے روسٹ ہو جائیں گے جل

جائیں گے ؛اگر پی لیس گے : ﴿ فَقَطّعَ اَمْعَا عَهُمْ ﴾ آنتیں گلڑے ہو جائیں گی (محمد: 15)؛ پینا پڑے گا!

www.AshabulHadith.com Page 6 of 22

عجب بات یہ ہے کہ پیاس شدید لگے گی پھر پانی مانگیں گے پھر ملے گانہیں! پھر جب ملے گاتو پیناپڑے گاچرہ جل جائے گاچرے کا گوشت اُتر جائے گا! ﴿ يَشُوِى الْوُجُوٰۃ ﴾: نہیں باقی رہے گا۔

اور جول ہی یہ حلق سے اُترے گا تو یعنی جہال سے یہ پانی گزرے گا اُس جگہ کو کاٹ کرر کھ دے گا: ﴿فَقَطَّعَ ﴾ قطع نہیں؛ بار بار کا ثار ہے گا! ﴿فَقَطَّعَ اَمْعَا عَهُمُ ﴾۔

(الله تعالیٰ ہم سب پررحم فرمائے)۔

اب کھانے کاذکرہے: ﴿لَیْسَ لَهُمْ طَعَامُر اِلَّا مِنْ ضَرِیْعٍ ﴾ (نداُن کے لیے کھاناہوگا مگر خاردار کانٹے دارگھاس ہے)۔ شدید بھوک لگے گی کھانے کے لیے ایک توبہ ہے ﴿ضَرِیْعٍ ﴾: کانٹے دارگھاس نماکوئی چیز ہوگی جو جانور بھی نہیں کھا سکتے اتنے بڑے اور شدید قسم کے کانٹے ہوں گے ، کھائیں گے حلق سے اُترے گانہیں کھانا پڑے گا، جہاں سے لقمہ گزرے گااس جگہ کو کاٹنا ہی جائے گا، مسلسل عذاب! مسلسل تکلیف!

حمیم ہے، عنساق ہے (نعوذ باللہ) جہنمیوں کی پیپ وہ بھی کھانی پڑے گی بد بودار! کھانے کی کوشش کرے گا کھانہیں سکے گا یکا کہ یُسِینے کُھے ﴾ (ابراہیم: 17) لیکن کھانا پڑے گا! وہ نکلے گا کھانا پھر کھانا پڑے گا!

﴿ لَّا يُسْدِنُ وَلَا يُغْنِيُ مِنْ جُوعٍ ﴾ (يه ضريع ايسام جونه موٹا كرے گی نه بھوك سے بے نياز كرے گی)۔

د نیامیں کھانا کھاتے ہیں ہم موٹے تازے ہو جاتے ہیں توانائی مل جاتی ہے بھوک بھی مٹ جاتی ہے، ظاہراً بھی اس کا فائدہ ہے باطن میں بھی اس کا فائدہ ہو گا جیسا کہ مشر وب جو باطن میں بھی اس کا فائدہ ہو گا خیسا کہ مشر وب جو باطن میں کوئی فائدہ ہو گا جیسا کہ مشر وب جو بلایا گیا ہے ہوئے ہی خاہراً بھی عذاب ہے چہرے کو جلادے گا جسم کو جلادے گا اور باطن میں بھی جسم کے سارے جھے کٹ جائیں گے آئتیں کٹ جائیں گی۔

یہ کھانا بھی ایساہی ہے: ﴿ لَا یُسْمِنُ ﴾: ظاہر اُکوئی فائدہ نہیں ہو گا جسم کے جھے میں کوئی اضافہ نہیں ہو گا کوئی توانائی نہیں ملے گ؛ ﴿ وَ لَا یُغْنِیْ مِنْ جُوْعٍ ﴾: اور باطن میں بھوک بڑھتی توجائے گی لیکن کم بھی نہیں ہو گی، بھوک سے بے نیاز نہیں کرے گایہ کھانا

یہ پہلی قشم کے لوگ ہیں یہ ہیں کون لوگ تا کہ پہتہ چلے اور اُن سے اور اُن کے راستوں سے بچا جاسکے اصل تو یہ بات ہے نا؟ یہ تو ہم نے جان لیا کہ یہ انجام ہے یہ انجام ہے کس کا؟ غاشیہ کاسامناسب نے کرناہے دونوں قشم کے لوگوں نے کرناہے پہلی قشم

www.AshabulHadith.com Page 7 of 21

غیر اللہ کے لیے عبادت صرف کرنی ہے یہ اُن کا ٹھکانہ ہے، ظلم اکبر شرک اکبر ہے اُن لوگوں کا ٹھکانہ ہے، نفاق اکبر والے لوگوں کا ٹھکانہ ہے جو دل میں تو کفر ہی باتی رہاز بان پر کلمہ تو حید تھا ایمان تھا، ظاہر میں نماز تھی روزہ تھاصد قات خیر ات جج اور عمرہ تھا یہ اُن کا ٹھکانہ ہے، ہر نافر مان کا ٹھکانہ ہے، ہر ظالم کا ٹھکانہ ہے، ہر وہ شخص جو اپنے رب کو ناراض کر تار ہتا ہے جو اپنے رب کی رحمت سے دور ہو ناچا ہتا ہے، ہر وہ شخص جس پر لعنت کی گئی ہے، ہر وہ شخص جو اپنے رب کا نافر مان ہے جن میں بدعتی ہیں، محر مات کا ارتکا ہی کرنے والے ہیں فراکض کو ترک کرنے والے ہیں۔ (اللہ تعالی ہم سب پر رحم فرمائے)۔ ونیا میں اللہ تعالی نے صحت دی ہے عافیت دی ہے، مال دیا ہے دولت دی ہے، آسا کشیں دی ہیں، سب خیر ہر قسم کی نعمت اللہ تعالی نے مہیا فرمائی ہے کس لیے ؟ تاکہ ابنی دنیا کو ہم اچھا بنا سکیں، اپنی دنیا کو بہتر کریں اور دنیا کو بہتر کریں اور دنیا کو بہتر کریں کو ذکیا ہے۔ زیادہ بہتر کریں کو ذکہ اصل ٹھکانہ آخرت میں ہی ہے۔

د نیا تو د نیا والوں کے ساتھ د نیا کی رنگینیوں کے ساتھ ختم ہی ہو جائے گی کوئی باقی نہیں رہے گا پچھ نہیں رہے گا، آخرت کے لیے جس نے بھی اس د نیا میں پچھ کیا ہے وہ ان لوگوں سے بچے گا اور دوسری قشم کے لوگوں میں شامل ہو گاجس کا ذکر ابھی ہونے والا ہے ، بید اُن کے بالکل برعکس ہیں کیونکہ اگر کفر ہے تو ایمان بھی ہے ، شرک ہے تو توحید بھی ہے ، بدعت ہے تو سنت بھی ہے ، فلم ہے تو انصاف بھی ہے ، نافر مانی ہے تو فرما نبر داری بھی ہے۔

اور دونوں قشم کے لوگ آج رہتے ہیں اس دنیا میں بیہ دونوں راستے آج موجود ہیں سوال بیہ ہے کہ کس راستے پر چل رہے ہیں ہم کہاں پر ہیں ؟

والله ميرے بھايئوميرى بہنو! اگر آج ہم نے اپناراستہ سيدھانہيں كيا، وہ صراط متنقيم جو اپنے ربّ سے ہم ہر نماز ميں دعا كرتے ے ہيں مائلتے ہيں اپنے ربّ سے: ﴿ اِهْ لِي نَا الصِّرَاطَ الْهُ سُتَقِيمُ ، اِهْ لِانَا الصِّرَاطَ الْهُ سُتَقِيمُ ، اِهْ لِي نَا الصِّرَاطَ

www.AshabulHadith.com Page 8 of 21

ہدایت کے راستے سے دور ہو کر کس ہدایت کے راستے کی دعا کر رہے ہو عجب بات ہے کہ نہیں؟! (سبحان اللہ)۔

اس لیے توفیق نہیں ہوتی: ﴿فَسَنُیَسِّرُ لَا لِلْیُسْرِی ﴾ (اللیل: 7) ﴿فَسَنُیسِّرُ لَا لِلْعُسْرِی ﴾ (اللیل: 10)؛ کون ساراسته اختیار کیا ہے اللہ تعالی وہی راسة آسان کر رہاہے۔

ا گرآپ نے مشکل راستہ اختیار کیا ہواہے اس دنیا میں تو پھر وہی راستہ اللہ تعالیٰ آپ کے لیے آسان کر دے گا،ا گرآسان راستہ اختیار کیاہے تواللہ تعالیٰ وہی راستہ مزید آسان کر دے گا۔

مشکل راستہ جہنم کاراستہ ہے، آسان راستہ جنت کاراستہ ہے صراط مستقیم ہے، اور مشکل راستہ ہر وہ راستہ ہے جو راستہ صراط مستقیم سے دور ہے السُّبل ہے، شرک کفر، خرافات بدعات، نافر مانیاں، فرائض کو ترک کرنا، محرمات کاار تکاب کرنا، یہ سارے کے سارے سُّبل مختلف راستے ہیں، جس کی مرضی ہے جو راسۃ اختیار کرے؛ ایک راستہ ہے جو جنت کی طرف ہے اور مختلف راستے ہیں جو جہنم کی طرف ہیں۔

آیئے دیکھتے ہیں دوسری قشم کے لوگ کون سے لوگ ہیں: پیتہ چل گیا ہے کون سے لوگ ہیں ؟ جو ﴿اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْم الْمُسْتَقِیْمَ﴾ کاحقادا کرنے والے ہیں؛ایمان کاراستہ، توحید،اتباع سنت، صحیح سلفی منہج، فرائض کیادائیگی میں آگے، محرمات کا اجتناب کرنے میں آگے،فرمانبر داری میں سب سے آگے۔

کوتاہیاں ہوتی ہیں بشر ہے کمزورہے غلطی ہو جاتی ہے نافر مانی ہو جاتی ہے کبیرہ گناہ ہو جاتا ہے توبہ کر لیتے ہیں (زندگی میں توبہ کر لیتے ہیں)،اگر توبہ نہیں بھی کی کوئی چیز باقی رہ گئ ہے تو بہت سارے مفرات الذنوب ہیں جواس مومن کو بچا سکتے ہیں لیکن پھر بھی احتیاط کا دامن یہی ہے کہ ہر بندہ اپنی زندگی میں توبہ کر لے اگر دوسری قشم کے لوگوں میں شامل ہونا چاہتا ہے تو کیونکہ کیا گارنٹی ہے کہ مفرات الذنوب ہمارے کام آئیں گے؟! سفارش کسی کی کام آئے گی کوئی گارنٹی ہے؟!
توگارنٹی کس چیز کی ہے ؟ توبہ کرلیں اور توبہ سے اللہ تعالی سارے گناہ معاف کر دیتا ہے یہ گارنٹی ہے۔

www.AshabulHadith.com Page 9 of 21

آیئے دیکھتے ہیں دوسری قسم کے لوگ،ار شاد باری تعالی ہے: ﴿ وُ جُوٰو کُو تُو مَبِنٍ نَا عِمَةً ﴾ (کتنے ہی منہ کتنے ہی چہرے اُس دن تروتازہ ہوں گے)۔

(اللہ تعالی سے دعاہے کہ ہم سب کوان ہی میں شامل کر دے محض اپنے فضل و کرم سے اپنے رحم و کرم سے ، آمین)۔

تر وتازہ چہرے تر وتازہ کیوں ہیں؟ پُر رونق کیوں ہیں خوبصورت کیوں ہیں؟ عزت والے شرف والے کیوں ہیں؟ ﴿نَّاعِمَةٌ ﴾:

منعم ہیں شرف ہے عزت ہے ،خوبصورت ہیں پُر رونق ہیں نور انی چہرے ہیں روشن چہرے ہیں۔

کسی کا چہرہ کب روشن ہوتا ہے کب پُر رونق ہوتا ہے جب خوش ہوتا ہے یاجب پریشان ہوتا ہے؟ توخوش چہرے ہیں۔

ارے خوش کیوں ہیں راضی کیوں ہیں؟! ﴿لِسِّمْعِیهَا رَاضِیَةٌ ﴾ (جو بھی سعی کی تھی دنیا میں اُس پر آج راضی ہے)؛ کیوں راضی ہیں؟ کیوں راضی ہیں؟ کیوں راضی ہے۔

د نیامیں ربّ کوراضی کرتے رہے آخرت میں اللہ تعالی نے اُن کوراضی کیا: ﴿ رَّضِی اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ ﴾ (التوبه: 100): اور سب سے سر فہرست کون ہیں؟ اللہ تعالی کے انبیاء علیہم الصلاة والسلام ہیں اور انبیاء کے بعد انبیاء کے صحابہ ہیں اور سب سے عظیم نبی کے صحابہ ہیں (سبحان اللہ)۔

﴿ لِسَعُیمِهَا رَاضِیَةً ﴾ کہاں پر ہوں گے؟ یہ پُررونق، خوشگوار، خوبصورت عزت والے، شرف والے پُررونق چہرے جواپیٰ سعی پر جواپنے کاموں پر اعمال پر جود نیامیں کر کے آئے تھے راضی ہیں اچھا کر کے کیا آئے تھے؟ ابھی میں نے بتایا ہے کہ ،ایمان، توحید،اتباع سنت، فرائض کی ادائیگی، محرمات سے اجتناب،اور فرما نبر داری کاراستہ: ﴿ لِسِّعُیمَا رَاضِیَةٌ ﴾۔

جس نے بھی واللہ! ان چیزوں پر عمل کیا ہے اُس کار ہے اُس سے راضی ہے ، آج اور کل اُس کار ہے اسے راضی بھی کرے گا، آج وہ رہے کور ہے کور ہے کور اضی کرنے والے ہیں وہ رہے کور اضی کرنے والے ہیں سلم ان رہیا کروگے ویسا بھروگے)؛ آج کور ہے کور اضی کرنے والے ہیں سب کو ناراض کر دیا ہے ، جس نے بھی دیوار قائم کرنے کی کوشش کی اُس کے اور اُس کے رہ سے مشکل اُس دیوار کو گرادیا ہے کہ میر ارہ راضی رہے چاہے ساری دنیا ناراض ہو جائے ؛ آج وہ رہ کوراضی کرنے والا ہے کل سب سے مشکل ترین وقت میں الغاشیہ کے دن میں اُس کار ہے اُسے راضی کرے گا ﴿ لِسَعْیِهَا رَاضِیہُ ﴾۔

کہاں ہوں گے؟ ﴿ فِیْ جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ﴾ سبحان اللہ: ﴿ فِیْ ﴾ ظرفیہ ہے، یعنی ہر طرف سے جنت میں ہوں گے باغ میں ہوں گے، اللہ تعالیٰ کی جنت سب سے بڑاانعام اور احسان ہے؛ دنیا کے کئی اللہ تعالیٰ کے انعامات اور احسانات ہیں ہمارے اوپر واللہ جنت سے

www.AshabulHadith.com Page 10 of 21

بڑھ کر کچھ بھی نہیں ہے! سب سے بڑاانعام سب سے بڑااحسان اللہ تعالیٰ کی جنت ہے جواللہ تعالیٰ کے خاص بندوں کے لیے ہے ہرایرے غیرے کی جگہ نہیں ہے۔

جت كسى ٢ ﴿ فِيْ جَنَّةٍ ﴾ ؟ كوئى عام سى جنت ٢ ، نهيں! ﴿ فِيْ جَنَّةٍ عَالِيّةٍ ﴾ : ﴿عَالِيّةٍ ﴾ سے مراد بلند۔

ایک توجنت اللہ تعالیٰ کی طرف سے انعام اور احسان ہے پھراُس جنت میں ہوں گے باہر نہیں ہوں گے، باہر جانہیں سکیں گے اُسی میں ہیں رہیں گے، ﴿ فِیْ ﴾ ظرفیہ ہے "اُسی کے اندر "خوشخبری ہے، یعنی باہر نکلو گے نہیں اس خیر سے اس عظیم اور احسان سے، ان لذتوں سے کبھی باہر نکلو گے نہیں ہمیشہ کے لیے تمہارے لیے ہے؛ ﴿عَالِيَةٍ ﴾ بلند ہے۔

اُس میں کیاسنیں گے؟ کیاد یکھیں گے؟ کیا کریں گے؟ ﴿ لَّا تَسْبَعُ فِيْهَا لَاغِيَةً ﴾

ارے وہاں تو کھانے پینے کی بات ہوئی تھی نا! جہنم میں سے سے پہلے پینے کی بات ہوئی تھی ناکیو نکہ حالت ایسی تھی مشقت تھی تکلیف تھی عذاب تھاآگ تھی، جلے تو پیاس لگی پانی مانگا، نہیں ملا تو پلایا گیا کھولتا ہوا پانی! پھر بھوک لگی؛ ظاہر جب انسان زیادہ مشقت کرتا ہے تو بھوک پیاس لگتی ہے کہ نہیں؟ لگتی ہے نا،اس لیے کھانے پینے کا پہلے ذکر ہے۔

جنت میں کھانے پینے کاذ کر پہلے نہیں ہے کیونکہ بھوک اور پیاس ہو گی نہیں۔

تو پھر یہ چار دریاکس چیز کے ہیں؟ اور یہ جو کھانے کی اشیاء ہیں جو پھل ہیں ہم سنتے ہیں یہ کس چیز کے لیے ہیں؟ یہ صرف مزے

کے لیے ہیں بھوک کے لیے نہیں ہیں؛ جنت میں کوئی بھوک اور پیاس نہیں ہے کوئی تکلیف نہیں ہے، کوئی گرمی نہیں ہے کوئی شدید سردی نہیں ہے، دھوپ بھی نہیں ہے اند ھیرا بھی نہیں ہے، تکلیف بھی نہیں ہے کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کی جنت ہے۔

﴿ لَا تَسْمَعُ فِیْہُ اللّٰ خِیتَةً ﴾: جب انسان آرام کررہا ہوتا ہے اُس وقت کیا کرتا ہے؟ آرام میں کون سی اُس کی حسّیت کام کرتی ہے زیادہ؟ سننے کی بات ہور ہی ہے اس لیے ہم بچوں کو کہتے ہیں کہ شور مت کر وجھے سونے دوآرام کرنے دو۔ یہی ہو لتے ہیں نا؟ اس لیے ابتداء بھی یہیں سے ہوئی ہے یتن آرام ہی آرام ہی آرام ہی آرام کا وقت ہے سارا آرام ہی کرنا ہے۔

سنیں گے کیا؟ کوئی بیہودہ کوئی بکواس ہوگی نہیں ﴿ لَا تَسْمَعُ فِیْہُا لَا غِیتَةً ﴾۔

www.AshabulHadith.com Page 11 of 21

توہو گا کیااُس میں؟ تشبیح، تخمید'' پ<mark>اہْمُون</mark>'': جیسا کہ سانس لیتے ہیں ہم سانس وہاں پر سانس نہیں لیں گے لوگ جنتی کیا کریں گے؟ سانس کی جگہ تشبیح ہو گی اللّٰہ تعالٰی کاذ کر ہو گا (سبحان اللّہ)، زندہ ہوں گے۔

د نیا کی زندگی سانس سے ہوتی ہے آئسیجن لیتے ہیں کار بن ڈائی آئسائیڈ باہر نکالتے ہیں وہاں پرایسے نہیں ہو گا، تنبیح ہوگی جیسے صیح حدیث میں آیاہے'' یُلْهَمُونَ الشَّنبیع ": سانسوں کی جگہ اللہ تعالیٰ کاذکر اللہ تعالیٰ کی تنبیج ہے۔

توبیہودہ باتیں یہ گندی باتیں، یہ گالی گلوچ، یہ سب جود نیامیں ہے یہ کیاہے؟ یہ د نیامیں ہے، د نیامیں بیخار ہااپنے آپ کو بیچاتار ہانہ کبھی کسی کو گالی دی نہ کسی کی غیبت کی نہ چغل خوری کی، نہ بیہودہ بات کی، نہ ناجائز کسی پر لعن طعن کی، زبان کو محفوظ رکھا اپنے کا فول کو حرام سے محفوظ رکھا، اب وقت آیاہے اس کے بدلے کا فول کی تشہع فی نہ آلا خِیتاتے ہے۔

﴿ فِيْهَا عَيْنٌ جَارِيَةٌ ﴾: اب پينے كى بات آئى ہے كه أس ميں ايك بہتا ہوا چشمہ ہے۔

﴿عَيْنِ انِيَةٍ ﴾ و﴿ عَيْنٌ جَارِيَةٌ ﴾: ﴿ انِيَةٍ ﴾ (كھولتا ہوا پانی) ﴿ جَارِيَةٌ ﴾ (بہتا ہوا پانی، جلتا ہوا پانی)۔

جورُ کا ہوا پانی ہو تاہے نا کیااُسے ہم پیتے ہیں؟ نہیں۔ کیوں نہیں پیتے؟ بوسیدہ ہو جاتا ہے خراب ہو جاتا ہے۔

جلتا ہوا یانی کس چیز کی علامت ہے؟ یا کیزگی کی علامت ہے صفائی کی علامت ہے۔

یعنی پیسُ گے توصاف پاک پانی پیسُ گے، جلتا ہوا پانی پیسُ گے ﴿ عَلَیْ جَارِیّةٌ ﴾؛اور بیر ﴿ عَلَیْ ﴾ یہ چشمہ ایک قسم کا نہیں ہوگا چار قسم کی نہریں یادریا ہیں پانی ہے جو بوسیدہ نہیں ہوگا کبھی: دودھ ہے جس کاذا کقہ کبھی تبدیل نہیں ہوگا، شراب ہے جو کبھی عقل کوزائل نہیں کرے گی عقل باقی رہے گی (مزیدار)،اور شہدہے جو صاف پیور۔

اوران چار چیزوں کی تلاش میں دنیا میں رہتے ہیں (سبحان اللہ) وہاں پر آپ کو ویسے ہی ملیں گی جیسا کہ ہم سوچتے تھے، واللہ اُس سے بڑھ کر! توچشمہ کس چیز کاچا ہے جناب کو؟ جاریہ ہے نا؟ یہ جاری ہیں ''من غیر انحدود'': زمین پر گڑھے نہیں ہوں گے جن میں یہ چلیں گے پیتہ ہے؟! ﴿عَلَيْنٌ جَارِيَةٌ ﴾: جاریہ سے مرادیہ نہیں ہے کہ زمین میں۔

چشمے زمین میں کیسے چلتے ہیں؟ زمین کے اندر چلتے ہیں، یعنی زمین میں جب تک اس کے لیے راستہ نہ بنایا جائے تواس میں چشمہ چل نہیں سکتا۔

جنت کے چشمے ہوا میں اُڑیں گے اور خود پہنچیں گے جناب کی طرف کہ کیاچاہیے؟ کون ساچشمہ چاہیے کیاپیناہے؟ ﴿فِیْهَا عَیْنُ جَارِیَةٌ ﴾۔

www.AshabulHadith.com Page 12 of 21

﴿ فِيْهَا سُرُرٌ مَّرُ فُوْعَةً ﴾: ٹھیک ہے پیسُ گے مرضی کا مشروب پیسُ کے لیکن بیٹھیں گے کیسے ؟ پینے کے لیے بیٹھنا ہوتا ہے کوئی جگہ ہوتی ہے: ﴿ فِیْهَا سُرُرٌ مَّرُ فُوْعَةً ﴾ (جنت میں اونچے اونچے تخت ہیں (زمین پر نہیں بیٹھیں گے تختوں پر بیٹھیں گے)۔
گے))۔

تخت پر آج کون بیٹھتا ہے؟ آج باد شاہ بیٹھتے ہیں، کل ہر جنتی بیٹھے گا۔ ہر جنتی دنیا کے سارے باد شاہوں سے بڑا باد شاہ ہے جنتی تخت پر بیٹھار ہے گا؛ یعنی باد شاہ کے پاس جو بھی آ سا کشیں ہیں دنیا میں جو بھی اُس کی طاقت ہے جو بھی اس کی لذت ہے جو کم سے کم درجے کا جنتی ہے جو سب سے آخر میں جائے گاؤس گنازیادہ اس کے پاس ہو گاجنت میں۔

﴿ فِيْهَا سُرُرٌ مَّرُ فُوعَةً ﴾: تخت بين تواوني بين ـ

اب ذرا تناظر دیکھیں انداز بیان دیکھیں (سجان اللہ): ﴿ مُعْرُدٌ مَّوْفُوعَةٌ ﴿ وَ أَكُوابُ مِّوْضُوعَةٌ ﴾: آبخورے ہیں پیالے ہیں ؛ مشروب کس چیز میں پیئ گے ؟ خاص قسم کے بر تنوں میں پیئ گے خاص قسم کے پیالوں میں؛ جیسے پہلے بڑا بر تن ہوتا ہے پھر اس میں ہم جگ ڈال کر پھر گلاس میں ڈالتے ہیں اسی طریقے سے سب کچھ وہاں پر ہوگا۔

يہ برتن کيسے ہول گے؟ ﴿ مُنْمُرُ رُ مَنَّرُ فُوْعَةً ﴾ ہيں،اونچا گرتخت ہيں تو پھريہ ﴿ مَنْوَضُوْعَةً ﴾ ہيں قريب ہيں جھکے ہوئے ہيں (سجان اللہ)۔

﴿وَّ نَمَارِقُ مَصْفُوفَةً ﴾ (تكيير ليك لكاكر بيضيل كـ) ـ

ہوں گے کیسے ؟صف میں ہوں گے خوبصورت صف میں ﴿مَصْفُو فَقُ ﴾، کوئی آگے بیچھے نہیں ہو گا؛ یعنی دیکھنے والے کو لذت دیکھنے سے پہلے آئے گی ٹیک لگانے کی بعد میں آئے گی ، دیکھنے کی الگ لذت الگ نعمت ،اُس کو پچ کرنے کی الگ نعمت الگ مزاءاس پر ٹیک لگانے کا الگ مزا۔

﴿ وَزَرَا بِي مَنْهُ وَتَهُ ﴾ (اور قالين بهر عهوا) ـ

﴿ مَصْفُو فَقُ ﴾ اور ﴿ مَبُثُو ثَقُ ﴾: ایک جڑے ہوئے ہیں صفول میں تکیے، اور قالین بکھرے ہوئے ہیں (سبحان اللہ)۔ جت میں سے بعض چیزوں کاذکر ہے اور بعض چیزوں کو چھوڑ دیا گیا ہے اُن کاذکر قرآن مجید کی کئی اور سور توں میں ہے تاکہ یہ مسلمان مزید جاننے کی کوشش کرے اس میں شوق پیدا ہو کہ یہاں تک تو بتا دیا ہے آگے بھی ڈھونڈیں ہم کہ کھائیں گے کیا، زمین کیسی ہوگی حیبت کیا ہوگی ، درخت کیسے ہوں گے پھل کیسے ہوں گے ، شادی ہوگی نہیں ہوگی ، حوریں کیسی ہوں گی ؛ باقی

www.AshabulHadith.com Page 13 of 21

چیزوں کا یہاں پر ذکر نہیں ہے چیوڑ دیا گیاہے تاکہ شوق پیدا ہو جائے کہ جب اللہ تعالیٰ نے اتنے عظیم احسانات سے نوازا ہے جو باقی ہے اِن سے بڑھ کر ہو گا کم نہیں ہو گا۔

دورات ہیں دوقت کے لوگوں کے لیے کہ ایک جہنم کاراستہ ہے ایک جنت کاراستہ ہے دونوں کی خبر مل گئی ہے اب یہ جو جنہوں نے جنت کاراستہ اختیار کیا ہے انہوں نے ایک کام کیاد نیامیں اگروہ پہلے لوگ بھی کر لیتے تو وہ بھی شایدان کے ساتھ ہوتے جنت میں جہنم میں نہ ہوتے کیا کیا؟ اللہ تعالی کار شاد ہے: ﴿ اَفَلَا یَنْظُرُ وَنَ اِلَی الْرِبِلِ کَیْفَ خُلِقَتْ ﴾ (کیاوہ نہیں دیکھے اونٹوں میں جہنم میں نہ ہوتے کیا کیا؟ اللہ تعالی کاار شاد ہے: ﴿ اَفَلَا یَنْظُرُ وَنَ اِلَی الْرِبِلِ کَیْفَ خُلِقَتْ ﴾ (کیاوہ نہیں دیکھے اونٹوں کی طرف کے بیدا کیا گیا) ﴿ وَ اِلَی السَّمَاءِ کَیْفَ رُفِعَتْ ﴾ (اور آسان کی طرف کیے بلند کیا گیا) ﴿ وَ اِلَی السَّمَاءِ کَیْفَ رُفِعَتْ ﴾ (اور آسان کی طرف کیے بلند کیا گیا) ﴿ وَ اِلَی الْاَرْضِ کَیْفَ سُطِحَتْ ﴾ (اور زمین کی طرف کیے بھائی گئی ۔

اونٹ ہے، آسان ہے، پہاڑ ہیں، زمین ہے، چار چیزیں ہیں۔

﴿ اَفَلَا يَنْظُرُونَ ﴾ (کیانہیں دیکھتے): آنکھوں سے توہم سب ہی دیکھتے ہیں، تو نظر سے مراد آنکھوں کادیکھنانہیں نظر سے مراد غوروفکر کرنا ہے کیونکہ نظر کے دومعنی ہیں:

(۱)ایک ہے آنکھ کادیکھناوہ توسب دیکھتے ہیں، کافر بھی دیکھتا ہے مومن بھی دیکھتا ہے، مشرک بھی دیکھتا ہے موحد بھی دیکھتا ہے، بدعتی بھی دیکھتا ہے سُنّی بھی دیکھتا ہے،سب دیکھتے ہیں۔

(۲) لیکن غور و فکر کون کرتا ہے عبرت حاصل کون کرتا ہے؟! غور و فکر کیوں کرتے ہیں؟ تاکہ عبرت حاصل ہو۔ عبرت حاصل کیوں کرنی چاہیے؟ تاکہ اس دل میں تبدیلی ہو،اگردل سد هرگیاتو پوراجسم سد هرگیاآ نکھیں بھی حرام سے نج جائیں گ، کان بھی حرام سے نج جائیں گئ، ہاتھ اور پاؤں پوراجسم حرام سے نج جائے گااور فرما نبر داری کا راسۃ اختیار کرناآسان ہو جائے گا۔ تو غور و فکر کرنے کی دعوت ہے اللہ تعالی کی طرف سے کہ ابھی اپنے آپ کو بچالود نیا میں ہو تو دیکھوان چیزوں کو تاکہ تم اپنا جنت کاراستہ آسان کر سکو۔

اونٹوں سے ابتداء کی ہے آسان سے نہیں کی جوسب کو نظر آتا ہے کیونکہ اونٹ اُس زمانے میں جو مخاطب تھے ابوجہل، ابولہب وغیر ہ وغیر ہ جو مخالفین تھے زیادہ تراونٹوں کے ساتھ اُن کا وقت گزر تا تھا، ایک قیمتی جانور ایک قیمتی چیز تھی اُن کے لیے ، اُن کی دکھے بھال کرنااُن کا خیال رکھنا، اونٹوں کے بارے میں بہترین خبر رکھتے تھے، شاید جتنی ہم موبائل فون کی خبر رکھتے ہیں نااس

www.AshabulHadith.com Page 14 of 21

سے زیادہ وہ او نٹول کی خبر رکھتے تھے اُن کو پیتہ ہوتا تھا کہ اونٹ کیا چیز ہے اونٹ کا کمال کیا ہے اس لیے ابتداء ﴿ اَفَلَا یَنْظُو وَنَ اِلَّا اللّٰہِ اِلِی اللّٰہِ اِللّٰہِ اِللّٰہِ اِللّٰہِ اِللّٰہِ اِللّٰہِ اِللّٰہِ اللّٰہِ اِللّٰہِ اللّٰہِ اللّٰہُ اللّٰہِ الل

کس طریقے سے اونٹ لمبے لمبے سفر طے کرتاہے بھوک اور پیاس اسے محسوس ہی نہیں ہوتی، باقی کے جانور جو ہیں اونٹ کے مقابلے میں اگراونٹ جیساسفر کریں گے تو پہلے مر جائیں گے اونٹ سب سے آخر میں مرنے والا جانور ہو گا،انسان بھی پہلے مر جائیں گے جائیں گے باقی سارے جانور بھی؛ یہ کیسے بچے گا بھئی؟!

اس کے اندر ایسانسٹم اللہ تعالی نے پیدا کیا ہے کہ لمبے لمبے عرصے تک اور کمبی مسافت تک فاصلے تک بیے زندہ رہ سکتا ہے، اس کا اسٹم دوسر سے جانور وں سے بالکل مختلف ہے؛ آندھیوں میں صحر اکے اندر سفر کرتا ہے ایک آنکھ بند ہو جاتی ہے اوپر کاپر دہ کھلا ہے وہ دیکھتا بھی ہے چاتا ہے، دوخاص پر دے دیئے گئے ہیں، واحد جانور ہے جب بیٹھتا ہے اور تب اس پر سامان لا داجاتا ہے پھر وہ اٹھ کر کھڑا ہو جاتا ہے، باقی جانور اگر بٹھا کر سامان آپ اُس پر لا دیں تو وہ کھڑا ہی نہیں ہو سکتا تبھی سوال ہی نہیں پیدا ہوتا!

یہ معمولی سی چیزیں اپنی آنکھوں سے دیکھتے تھے لیکن غور وفکر نہیں کرتے تھے کہ یہ بڑی صلاحیت یہ قابلیت کس نے دی ہے اونٹ کو؟! اونٹ اینے آب سے نہیں لے کر آیا کہیں سے وہ (سبحان اللہ)۔

لعنی اپنے نفس میں تود کیھتے نہیں تھے ناور نہانسان کے نفس میں کتنی آیتیں ہیں، چلواونٹ ہی کودیکھ لو۔

اونٹ دیکھا پھراونٹ سے اوپر آسان کی طرف نظریڑی: ﴿ وَإِلَى السَّمَاءِ كَیْفَ رُفِعَتْ ﴾ (اور آسان کی طرف کہ کیسے آسان کوبلند کیا گیاہے (بیہ خود نہیں بلند ہوا))۔

آسان اونچائی پرہے بلندیوں پرہے کسنے کیاہے؟ جس نے اس کو پیدا کیاہے بغیر ستونوں کے۔

www.AshabulHadith.com Page 15 of 21

یہ حبیت ہے مسجد کی ستون نہیں تو پھر زمین سے آکر ملے گی آسان بغیر ستونوں کے کس نے کھڑا کیا ہے کروغور وفکر دیکھواس کو۔

پھر جب نگاہ تھوڑی سی نیچے جھی پہاڑ نظر آئے: ﴿ وَإِلَى الْجِبَالِ كَیْفَ نُصِبَتْ ﴾ (ان پہاڑوں کو میخوں کی طرح کسنے گاڑا ہے زمین پر)۔

اگر پہاڑنہ ہوتے توآج زمین مستکم نہ ہوتی زلزلوں سے یہ ختم ہو چکی ہوتی پہاڑوں نے میخوں کی طرح اس زمین کو جکڑ کرر کھا ہے اس جگہ پر۔ کس نے ؟ کس نے نصب کیا ہے پہاڑوں کو ؟ اگراللہ تعالی انسان کے ذمے لگادیتا کہ اے انسان! یہ پہاڑ ہیں انہیں نصب کر کے دکھاؤ کر سکتا ہے ؛ اس لیے ﴿ نُصِبَتُ ﴾: انہیں گاڑ دیا گیا ہے ان کے ربّ نے جس نے ان کو پیدا کیا ہے اس لیے نصب کرکے دکھاؤ کر سکتا ہے ؛ اس لیے ﴿ نُصِبَتُ ﴾ نامین پریہ انسان جس کے لیے زمین مسخر کر دی گئی ہے آسانی سے زندگی بسر کر سکے۔

پھر نگاہ پڑی زمین پر: ﴿ وَإِلَى الْآرُضِ كَیْفَ سُطِحَتْ ﴾: غور وفکر کرواس زمین پر جس پر تم چلتے ہو کہ کیسے اسے ہموار کیا گیا ہے کیسے سیدھا کیا گیا ہے ؛ اگر زمین سید ھی نہ ہوتی تو تم چلنے پھرنے کے قابل بھی نہ ہوتے روز مرہ زندگی تمہارے لیے اجیر ن ہو جاتی۔ جس نے اسے پیدا کیا ہے اسے ہموار ہی پیدا کیا ہے اگر اللہ تعالی نے ہمارے ذمے لگادیا ہوتا کہ اس زمین کو جاکر سیدھا کرو اور زمین پہاڑوں کی طرح ہوتی کیا کرتے ہم؟!

ایک پہاڑ میں سرنگ بنانے کے لیے کتنی محنت مشقت کی جاتی ہے کتنا پیسہ خرچ کیا جاتا ہے اور مشکل سے وَس بیس میٹر کاراستہ اس میں بن جاتا ہے اور وہ بھی ایک پہاڑ میں اگر ساری زمین ہی ایسی ہوتی کیا کرتے ہم؟!

آذان ہو گئی اور مسجد پہاڑ کے اس کونے میں ہے اب نماز فرض ہے پڑھنے کے لیے جانا ہے کیسے جاتے ؟! نماز فرض ہے زمین ہموار نہیں ہے!

جج کرناہے اسی پہاڑ کے اوپر ہی کرناہے کعبہ بھی اُدھر ہی ہے اُدھر ہی طواف کرناہے کیسے کرتے کیا کرتے؟! آج زمین سیدھی ہموارہے کار پیٹٹر وڈہے نماز کے لیے کتنے لوگ آتے ہیں اللّٰد کے لیے مجھے بتائیں؟! کیوں پیچھے ہیں بیہ کوتاہی کس لیے ہے ؟کاش کہ غور وفکر کر لیتے ہم کہ اللّٰہ تعالیٰ نے زمین اس لیے ہموارکی تاکہ ہم فرما نبر دار بننے والے ہو جائیں۔

www.AshabulHadith.com Page 16 of 21

اس زمین پر روز گار کمانے کے لیے آسانی سے چلتے ہیں کاش کہ اللہ کی عبادت کے لیے فرمانبر داری کے لیے بھی زمین کے اس ہموار ہونے سے فائد ہاٹھاتے اور اپنے ربّ کوراضی کر لیتے!

تب بھی عقل نہیں آئی غور و فکر نہیں کیاار د گرد چیز وں کو دیکھ کر بھی اپنے آپ کو سدھار نہ سکے ایک اور چانس باقی ہے:
﴿ فَنَ کِوْ ﷺ اِنْکَ مُنَ کِوْ ﴾ (اے میرے پیارے پیغیبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ نصیحت کریں آپ صرف نصیحت ہی
کرنے والے ہیں)۔ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغیبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان آیات کو نیہ کو جن کو صبح و شام دیکھتے تھے اس کے
باوجود بھی ایک تو حکم دیا گیا کہ اگر تمہیں نظر نہیں آتا عام نظر کو چھوڑ واور غور و فکر کی نظر سے دیکھو، نہیں دیکھ رہے میرے
پیارے پیغیبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نصیحت ہی مان لو تمہارے لیے نجات کار استہ آسان ہو جائے گا۔

﴿فَنَ كِنْ﴾: ميرے بيارے پيغمبر صلى الله عليه وآله وسلم آپ نصيحت ليجيے سمجھا ہئے۔

ارے وہ تو دھتکارتے ہیں، وہ تو گالیاں دیتے ہیں تہمتیں لگاتے ہیں الزام تراشیاں کرتے ہیں،مارتے ہیں پیٹتے ہیں کبھی جاد و گر کہتے ہیں، کبھی کا ہمن کہتے ہیں، کبھی شاعر کہتے ہیں مختلف قسم کی گالیاں دیتے ہیں!

﴿ فَلَ كِنْ ﴾ نصیحت كرتے رہو؛ ' فاضیر صَبُرًا جَینلا'' : صبر كرناہے كیساصبر كرناہے ؟ صبر جمیل جانتے ہیں؟ ایک صبر توسب ہی كرتے ہیں اچھاصبر بھی مشكل سے كوئی كرتاہے صبر جمیل كتنے كرتے ہوں گے ؟ وہ صبر جواللہ كے ليا جاتا ہے : ﴿ وَلِرَبِّكَ فَاصْبِرُ كَ ﴾ (المدند: 7): وہ صبر ہوتا ہے جمیل۔

آپ صبر کرتے ہیں دنیا کے کسی خاص مقصد کے لیے یا خاص چیز کے لیے، یا مجبوری کے طور پر، نہیں! اللہ کے لیے صبر کر کے دیکھیں وہ صبر جمیل ہوتا ہے اس لیے اللہ تعالیٰ کے انبیاء علیہم الصلاة والسلام نے صبر جمیل کیا؛ گالی دیتے تھے مارتے تھے پیٹیے تھے، تہمتیں لگاتے تھے کبھی اپنی ذات کا بدلہ لیا؟ کبھی بھی؟! جواب کون دیتا تھا؟ جواب اللہ تعالیٰ نے دینا ہے نبی جواب نہیں دیتا تھا؛ جاد و گرمو، نہیں ایسے نہیں! بر اُت اللہ تعالیٰ خود نازل فرماتا تھا۔

نبی کاکام کیاہے؟

﴿ فَنَ كِنْ ﴾ (نصیحت): نصیحت کرو، نصیحت کرتے رہتے ہیں پر واہ نہیں کرتے لوگ الزام تراشیاں کرتے ہیں لوگ تہمتیں لگاتے ہیں جھوٹے الزام لگاتے ہیں گالیاں دیتے ہیں، راستے میں وَس دیواریں کھڑی کر دیتے ہیں نصیحت کرنے والے آگے بڑھتے رہتے ہیں ہر مشکل کاسامنا کرتے رہتے ہیں:

www.AshabulHadith.com Page 17 of 21

﴿قُلْ هَٰنِ ﴾ سَبِيْلِي ٓ اَدْعُوٓ اللَّهِ عَلَى بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِي ﴾ (يوسف: 108): يدراسته موتاب؛ يه نهيس كه كس نے ايك گالى دے دى ايك تهت لگادى بس ڈييريشن كاشكار ہوگئے!

رونے دھونے سے کام نہیں بنے گامیر ہے بھائیو! انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کاراستہ ہے انبیاء کی دعوت ہے جیسے ان کو مشکلات کا سامنا کر ناپڑا آج اس راستے پر ہر چلنے والے کو مشکلات کا سامنا کر ناپڑے گا، پھولوں کا ہار نہ انہیں کسی نے پہنا یا تھانہ آج ہمیں کوئی پہنائے گا، سلفیت کاراستہ تق کاراستہ تو حید اور سنت کاراستہ ایسا ہی راستہ ہے اس لیے وَس دیواریں سامنے آجائیں بیہ دیواریں چاہے اپنے گھر والے کھڑی کریں اپنے پیارے کھڑے کریں اپنے وشمن کھڑے کریں کوئی پرواہ نہیں کرنی آگے بڑھتے رہنا ہے۔

﴿ فَلَ كِنْ ﴾: امام الانبياء صلى الله عليه وآله وسلم آپ نصيحت تيجيء نهيس مانة: ﴿ إِنَّمَاۤ أَنْتَ مُنَ كِنْ ﴾ (آپ صرف نصيحت ہى كرنے والے ہيں)﴿ لَسْتَ عَلَيْهِمْ مِمُصَّيْطِرٍ ﴾ (آپ ان پر زور زبر دستى كرنے والے نہيں ہيں)۔

دلوں کو پھیر نانہ تو نبی کے بس میں تھااور نہ نبی کے اُمتیوں کے بس میں ہے کسی کے بس میں نہیں ہے،اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے جب چاہے اللہ تعالیٰ دل کو پھیر دے، نصیحت کریں قبول کوئی کرتاہے نہیں کرتاہے نتیجہ ہمارے ذمے نہیں ہے،اللہ نے ہمیں یہ حکم نہیں دیا کہ جب تک تم سولو گوں کو مسلمان نہیں کروگے راہ راست پر نہیں چلاؤگے تم جنت میں نہیں جاؤگے ؛ کہیں پر ہے ؟ کوئی خاص تعداد ہے ؟ایک ہے؟ نہیں! کیوں ؟ کیونکہ کسی کو ہدایت دینا ہمارے بس کی بات ہی نہیں ہے۔

صیح بخاری کی روایت میں کیاآیاہے؟ایسے نبی بھی آئیں گے جن کے ساتھ کوئی بھی نہیں ہے۔

بعض جابل کہتے ہیں کہ یہ نبی فیلیئر ہے: (نعوذ باللہ من الخدلان) نبی کبھی فیل ہوتا ہے؟! وہ بد بخت فیل ہوئے ہیں ، پوری اُمت فیل ہوئی ہے جس نے نبی کی دعوت کا انکار کیا ہے، نبی ہمیشہ کا میاب ہے اور نبی کے متبعین ہمیشہ کا میاب ہیں، قتل کر دیتے ہیں کر سکتے ہیں قتل کر سکتے ہیں اللہ کے بعض انبیاء قتل کیے گئے ہیں بعض اولیاء کو قتل کیا گیا ہے لیکن جنت ان سے چھین سکتے ہیں ؟ دل سے ایمان نکال سکتے ہیں توحید سنت نکال سکتے ہیں؟ سلفیت نکال سکتے ہیں؟ مالیس کے ایک تو فرق کیا پڑتا ہے موت تو ویسے ہی آئی ہے: تو مرناکس نے نہیں ہے؟! اگر قتل نہیں کریں گے تو ویسے موت آجائے گی تو فرق کیا پڑتا ہے موت تو ویسے ہی آئی ہے: ﴿فَلَ يَوْ فُلُ كِنُو اللّٰهُ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔

﴿فَلَ يُوْ اللّٰ اللّٰهِ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔

www.AshabulHadith.com Page 18 of 21

بعض لوگ پوچھتے ہیں کہ اتنے عرصے سے دعوت کر رہے ہو کتنے لوگوں نے ہدایت حاصل کی تمہارے ہاتھوں؟ کتنے لوگوں نے اسلام قبول کیا تمہارے ہاتھوں؟ کتنے لوگوں نے سنت کاراستہ اختیار کیا تمہارے ہاتھوں میں؟

(سبحان الله) ہمارے بس کی بات ہے؟! اگر تومیر اکمال ہے میرے بس کی بات ہے اور میں نے تبدیلی لانی ہے کسی کے دل میں تب تو پوچھنا چاہیے، جب الله کا کرم ہے جب الله کی مرضی ہے جب الله کا کمال ہے جب الله تعالیٰ ہی کی دوانگلیوں کے پیج میں اس انسان کادل ہے جب چاہے پھیر دے تو پھریہ سوال کیوں کیا جاتا ہے؟! (سبحان الله)۔

﴿ تَوَكَّى وَ كَفَرَ ﴾: الله تعالى هم سب پررحم فرمائے اور محفوظ فرمائے۔

﴿فَيُعَدِّبُهُ اللهُ الْعَنَابِ الْآكُبَرَ﴾ (پر الله تعالى اسے عذاب وے گاسب سے بڑا عذاب)؛ كون ساعذاب بع؟ جس كاذكر شروع ميں مواہے: ﴿هَلَ ٱللهُ عَلِينَتُ الْغَاشِيَةِ أَ وُجُوْكُ يَّوْمَبِنٍ خَاشِعَةٌ ﴿ عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ ﴿ تَصْلَى نَارًا عَلَيْ مَا مَا اللهِ عَلَيْ اللهُ اللهُ اللهِ عَلَيْ اللهُ اللهُو

عذاب اُصغر اس دنیا میں ہوتا ہے دنیا کی ہر تکلیف اُصغر ہے ، دنیا کا عذاب ہر قسم کا عذاب آخرت کے عذاب کے سامنے جہنم کے سامنے بہت چھوٹا ہے کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔ جب عذاب اُکبر ہے تو عذاب اُصغر بھی تو ہے نااس لیے دنیا میں جس نے بھی اللہ کے لیے اللہ کے راستے میں کوئی تکلیف اسے ملی ہے کوئی مشقت ہوئی ہے یا کسی عذاب کا اسے سامنا کرنا پڑا ہے یہ سب عذاب اُصغر ہے یعنی عذاب اُصغر اس لیے ہے کہ یہ ہمیشہ نہیں رہے گا موت کے ساتھ ختم۔

اصغر ہے یعنی عذاب اُصغر اس لیے ہے کہ یہ ہمیشہ نہیں رہے گا موت کے ساتھ ختم۔

عذاب اُکبراس لیے اُکبر ہے: (۱) ایک تو شدید ترین عذاب ہے۔

(٢) كبھى ختم نہيں ہو گا ﴿ خيلِي يْنَ فِيْهَا آبَلًا ﴾ (الاحذاب: 65): الله تعالی ہم سب پر رحم فرمائے۔

www.AshabulHadith.com Page 19 of 21

آخر میں دوآیتیں ہیں دلوں کو ہلادینے والی کر لوجو کرناہے دنیا میں ، جسے پیند کرناہے کرلواسے حچھوڑناہے ، جتنا کماناہے کمالواسے حچوڑناہے ، جتنا کماناہے کمالواسے حچوڑناہے ، جتنا کھاناہے کھالو جتناپینا ہے لی لوسب کو حجوڑ کر جاناہے : ﴿ إِنَّ اِلْیُمَا ٓ اِکْیُمَا ٓ اِکْیْمَا َ اِکْیْمَا َ اِکْیْمَا َ اِکْیْمَا َ اِکْیْمَا کَاناہے کھالو جتناپینا ہے لی لوسب کو حجوڑ کر جاناہے : ﴿ إِنَّ اِلْیُمَا َ اِکْیْمَا َ اِکْیْمَا َ اِکْیْمَا َ اِکْیْمَا کَاناہے کمالواسے حجوڑ ناہے ، جتنا کھاناہے کھالو جتناپینا ہماری طرف ہی لوٹی اِلیّن اِکْیْمَا اِلْمُ کَاناہِ مِناکِماناہے کمالواسے حجوڑ ناہے ، جتنا کھاناہے کھالو جتناپینا ہے لی لوسب کو حجوڑ کر جاناہے : ﴿ إِنَّ اِلْمِیْمَا اِلْمُالِمَا مِنْ اِللّٰ اِللّٰمِیْمَا لَاللّٰ کِی اِللّٰ اِللّٰمِیْمَا اِللّٰمِیْمَا کُلُولِ کُلُولِ اِللّٰمِیْمَا اِللّٰمِیْمَا اِللّٰمِیْمَا لَا اِللّٰمِیْمَا اِللّٰمِیْمَا کُلُولِ کُلُمُ کُلُولِ کُلْمِی کُلُولِ ک

ا پنے ربّ کی طرف ہم نے لوٹنا ہے: ﴿ إِنَّا مِلْهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَجِعُونَ ﴾ (البقرة: 156): یقیناً؛ اس لیے ہر مصیبت میں ہم یہی دعا پڑھتے ہیں یہی ذکر کرتے ہیں یقین کے ساتھ کہتے ہیں کہ ہم اللہ تعالی کے ہیں ، ہمار اسب کچھ اللہ تعالی کا ہے ، ہماری واپسی بھی اللہ تعالی ہی کی طرف ہے: ﴿ إِنَّ إِلَيْمَ اَ إِيَا بَهُمُ ﴾ ۔

دونوں قسم کے لوگ جن کاذکراس عظیم سورۃ میں ہواہے سب مریں گے، دنیاسب چھوڑیں گے، واپہی سب کی اپنے ربّ کی طرف ہے: ﴿
طرف ہی ہو گی؛ کافر کار بّ بھی وہی ہے جو مو من کار بّ ہے دونوں کا ایک ہی ربّ ہے واپی بھی اسی ایک ربّ کی طرف ہے: ﴿
إِنَّ اِلَيْنَاۤ اِیّاَ بَہُمۡ ﴾ دواپسی توہے ربّ کی طرف لیکن واپسی کیوں ہو گی؟ ﴿ ثُمُّ اِنَّ عَلَیْنَا حِسَا بَہُمُ اُنْ ﴾ (پھر بے شک ہم پر ہی اُن کا حساب لینا ہے)۔

حساب کوئی اور نہیں لے گا، حساب اللہ تعالیٰ کے انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام نہیں لیں گے، اللہ تعالیٰ کے فرشتے نہیں لیں گے، اللہ تعالیٰ خود لے گا اور حساب دونوں کا برابر نہیں ہوگا، جیسا کہ دنیادونوں کی برابر نہیں تھی انجام دونوں کا برابر نہیں ہوگا، دنیا ہے حساب بھی دونوں کا برابر نہیں ہے۔ کافر کا حساب علی الاعلان سب لوگوں کے سامنے ذلت اور رسوائی کے ساتھ ہوگا، دنیا میں ذلی کے ساتھ ہوگا، دنیا میں ذلی ہیں دلت ہی دانت ہی دلت ہی دانت ہی دلت ہیں دلی ہی دلت ہی دلت ہی دلت ہی دلت ہیں دلی ہی دلیا ہی دلیا ہی دلی ہی دلی ہی دلی ہی دلیا ہی دلی ہی دلی ہی دلیا ہی دلیا ہی دلیا ہی دلی ہی دلیا ہی

تو کافر کا حساب بد کار کا حساب علی الاعلان ہو گا سَر عام ہو گا میدان محشر والے سب دیکھیں گے سخت عذاب ہو گا، مناقشہ ہو گا حساب کا، کیا ہم اس وقت کر رہے ہیں اس کا ہم نے جواب دیناہے؛ مختلف سوال ہوں گے جس کے پاس آج جواب نہیں ہے واللہ !اس کے پاس کل بھی جواب نہیں ہو گا (اللہ تعالیٰ ہم سب پر رحم فرمائے)۔

مومن کا حساب پر دے میں ہوگا، کوئی نہیں ہوگا ہے بندہ ہوگا اُس کارب ہوگا نے میں کوئی ترجمان نہیں ہوگا براہ راست اپنے رب کو حساب دے گا؛ اللہ تعالیٰ اس بندے سے کے گا کہ اے میرے بندے! تُونے فلاں دن میں فلاں کام کیا، فلاں دن میں فلاں عمل کیا، نیدہ سَر جھکائے کھڑا ہوگا اور کے گا کہ بے شک میں نے کیاہے، بیندہ سَر جھکائے کھڑا ہوگا اور کے گا کہ بے شک میں نے کیاہے، بیندہ سَر جھکائے کھڑا ہوگا اور کے گا کہ بے شک میں نے کیاہے، بیندہ سَر جھکائے کھڑا ہوگا اور کے گا کہ بے شک میں نے کیاہے، بیندہ سَر جھکائے کھڑا ہوگا اور کے گا کہ بے شک میں نے کیاہے، بیندہ سَر جھکا ہے کہ بیندہ سَر جھکا ہے کہ بیندہ سَر جھکا ہے کو اُن کی بیندہ سَر جھکا ہے کہ بیندہ سَر جھکا ہے کھڑا ہوگا اور کے گا کہ بے شک میں نے کیاہے ہے۔ بیندہ سَر جھکا ہے کہ بیندہ سَر جھکا ہے کہ بیندہ سَر جھکا ہوگا اور کے گا کہ بے شک میں نے کیاہے ہوگا ہے کہ بیندہ سَر جھکا ہے کہ بیندہ سُر جھکا ہے کہ بیندہ سَر جھکا ہے کہ بیندہ سُر ہے کہ بیندہ سُر جھکا ہے کہ بیندہ سُر ہے کہ ہے کہ بیندہ سُر ہے کہ بیندہ ہے کہ ہ

www.AshabulHadith.com Page 20 of 21

،اعتراف کرے گا قرار کرے گا پنے جرم کا جب اقرار کرلے گا اعتراف کرلے گا اب اس کے پاس باقی کچھ نہیں رہے گا،اللہ تعالی فرمائے گا کہ اے میرے بندے! دنیامیں میں نے ان پر پر دہ ڈالا ہوا تھا: ''ستر اللہ سبحانه وتعالی'': گناہوں پر پر دہ۔

آئے ہم میں سے کتنے ایسے لوگ ہیں جن کے گناہوں پر اللہ تعالیٰ کاپر دہ ہے (اللہ تعالیٰ ہم سب پر رحم فرمائے اور ہماری مغفرت فرمائے)؛ دنیا میں تجھے پر دے میں رکھااے میرے بندے! اور آئے میں سب کو معاف کر دیتاہوں سب کی مغفرت کر دیتاہوں، یہ مومن کا حساب ہے کیونکہ جب حساب ہو گاتو یہ انسان دائیں طرف دیکھے گالپنا عمل نظر آئے گا، بائیں طرف دیکھے گالپنا عمل نظر آئے گا، بائیں طرف دیکھے گالپنا عمل نظر آئے گا، سامنے دیکھے گا جہنم نظر آئے گی: ''انگھوا اللّار وَلُو بِشِقِ تعَرَقُ' (پی جاؤا گر بی سکتے ہواس جہنم کی آگ سے اگرچہ (کھور سے نہیں) کھور کے گلڑے سے)؛ یعنی کھور کے دوجھے کر دیں "شِق "آپ کے بیاس ایک کھور ہے آپ نے آدھی کھور آپ کھائی ہے ایک فقیر آپ کے سامنے بیٹھا ہے آپ نے صدقے میں اس کو دے دی ہو سکتا ہے کہ آپ کی یہ آدھی کھور آپ کی نجات کاذریعہ بن جائے ، اخلاص اللہ تعالیٰ قبول کر لے تیرا یہ عمل قبول کر لے اور تُوجنت میں داخل ہو جائے: ''انٹھوا الگار وَلُو

﴿إِنَّ إِلَيْنَا إِيَّا بَهُمْ إِنَّ عَلَيْنَا حِسَابَهُمْ أَنَّ ﴾: يه عظيم آيت ہے يه عظيم سورة ہے سورة الغاشيد

الله تعالی سے دعاکر تاہوں کہ الله تعالی ہمیں علم نافع اور عمل صالح کی توفیق عطافر مائے، جو ہم نے سناہے جو ہم نے اس وقت سب نے مل کر اس پاک جگہ پر سمجھنے کی کوشش کی ہے الله تعالی ہمیں صحیح سمجھنے کی توفیق عطافر مائے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطافر مائے ، الله تعالی محض اپنے فضل و کرم سے ہمیں ان لوگوں میں شامل کردے جو جنت عالیہ میں ہوں گے اور ان سے الله تعالی ہمیں دور فرمائے جو جہنم میں ہوں گے اور الله تعالی ہمارے گناہوں کی مغفرت فرمائے ہمارا حساب حساب یسیر ہو اور الله تعالی ہمیں ہر مشکل سے اور ہر فتنے سے اور ہر مصیبت سے محفوظ فرمائے ، والله اُعلم۔

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ



یہ رسالہ ڈاکٹر مرتضی بن بخش (حفظہ اللہ) کے آڈیودرس (<u>088:سور ۃ الغاشیہ کی مخضر تفسیر)</u> سے لیا گیا ہے۔ سبق لسانی اور تعبیر کی غلطی کو درست کر دیا گیا ہے۔ قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر کوئی اور غلطی نظر آئے توضر ورآگاہ کریں اور اس خیر کے کام میں شامل ہو جائیں۔

mp3 Audio

www.AshabulHadith.com Page 21 of 21